



## سوال

(132) انعامی بانڈز اور ان کے نمبروں کی فوٹوکاپیوں کا کاروبار

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی طرف سے پرائز بانڈز جاری کئے جاتے ہیں کیا یہ صحیح ہے؟ علاوہ ازیں موجودہ دور میں ان بانڈز کے صرف نمبرز کی فوٹوکاپیاں بازار سے ملتی ہیں۔ ان پر بھی انعامات نکلنے ہیں اور انعام نہ نکلنے کی صورت میں خریدنے والے کے پیسے ضائع ہو جاتے ہیں۔ قرآن و سنت کی روشنی میں واضح کریں کہ بانڈز بیچنے اور بانڈز خریدنے والے شخص کے متعلق کیا حکم ہے؟ قرعہ اندازی کے نتیجہ میں ملنے والے پيسوں سے تیار ہونے والے کھانے اور برپا ہونے والی تقاریر کا کیا حکم ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

انعامی بانڈز جو حکومت کی طرف سے جاری کئے جاتے ہیں سود ہی کی ایک صورت ہے جس کے ساتھ جوئے کی آمیزش کی گئی ہے۔ حکومت انعامی بانڈز فروخت کر کے بہت سے لوگوں سے رقم جمع کرتی ہے اور ان کو گارنٹی دیتی ہے کہ آپ کی اصل رقم محفوظ ہے۔ اگر آپ کا نمبر نکل آیا تو انعام دیا جائے گا یہ انعام اس ساری جمع شدہ رقم کا سود ہے جو حرام ہے اور اگر جائز بھی ہو تو ان تمام لوگوں کا حق ہے جنہوں نے رقم جمع کروائی ہے مگر وہ ان سب کا حق صرف اتفاق سے نکل آنے والے نمبروں کو دیتے ہیں جس کی بنیاد کسی استحقاق یا قاعدے پر نہیں، صرف بخت و اتفاق ہے اور اسی کا نام جو ہے۔ اس لئے انعامی بانڈز خریدنا حرام ہے۔ بانڈز کی دوسری صورت جس میں انعام نہ نکلنے کی صورت میں خریدنے والے کے پیسے ضائع ہو جاتے ہیں۔ صاف جو اور حرام ہے جس طرح قسمت کی پڑیا، لاٹری کی تمام صورتیں، اخبارات کے پزل (معصے) مختلف قسم کے ریفل ٹکٹ، سب جوئے کی صورتیں ہیں اور حرام ہیں۔ ایسے انعامات سے تیار ہونے والے کھانے اور برپا کی جانے والی تقریبات حرام ہیں اور اس میں شرکت بالکل ناجائز ہے۔

حدا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج 1

محدث فتویٰ